ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم

الحمد للہ کہ اس زمان سعادت اقتران سنہ ۱۲۸۳ ہجری نبوی مین

خزینۃ الاسرار

ترجمہ

مجالس الابرار

حسب ارشاد ہدایت بنیاد مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب کی کمال تصحیح

... مصطفائی مین محمد حسین خان کی اهتمام سی چھپا

فنعرف الحلال والحرام وما قلتم انه حرام لم ننه عنه فی المنام فعلمنا انه لیس بحرام

سو ہم حلال اور حرام کو سمجھ لیتے ہین اب جسکو تم حرام بتاتے ہو ہمکو اوس سے خواب مین منع نہین کیا سو ہمنے جان لیا کہ یہہ حرام نہین ہے

ونحو ذلک من الترھات التی کلھا الحاد وضلال اذ فیه ازدراء للملة الحنیفیة والشریعة

اور اسیطرح کی خرافات باتین جو سراسر الحاد اور گمراہی کی ہین بکتے ہین کیونکہ اسمین ملت حنفی اور شریعت نبوی

النبویة وعدم الاعتماد علی الکتاب والسنة واجماع الامة فالواجب علی کل من سمع

کی حقارت ہے اور بے اعتمادی قرآن وحدیث اور اجماع امت کی سو واجب ہے اوسپر جو ایسی باطل گفتگو سنے

امثال تلک الاقاویل الباطلة الانکار علی قائله والجزم ببطلان کلامه بلا شک ولا تردد

کہ بلا شک اور بے تردد اور بغیر توقف قائل کے اس کلام کو بیہودہ واہیات سمجھے

ولا توقف والا فھو یکون من جملتھم ویحکم علیه بالزندقة فانھم لما کانوا فی الاعتقاد

اور نہین تو وہ بھی اوسی گروہ مین داخل ہے اور اوسپر حکم کفر کا ہوگا کیونکہ ان لوگونکا اعتقاد جب

بھذه المرتبة کان بینھم وبین الشیطان مناسبة فیریھم فی بعض الازمان اشیاء

اس نوبت کو پہنچا تو انمین اور شیطان مین ایک رابطہ پیدا ہوگیا پہر وہ شیطان اونکو بعضی دفعہ کچھ تجلی وغیرہ دکھلا دیتا ہی

من الانوار وغیرھا فیغترون بھا ویظنون انھم محسنون وعند الله مکرمون ولا یعلمون

پس یہہ قوم دہوکھا کہا کر یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم کیا خوب عمل کرتے ہین اور خدا کے نزدیک ہم عزت والے ہین اور یہہ خبر نہین

ان الشیطان لا یزال یحسن لاھل الخلوة وارباب الریاضة ان یعملوا بخواجسھم ورؤیاھم

کہ شیطان ہمیشہ اہل خلوت اور ریاضت کی نظر وہمین یون پکا دیتا ہی کہ اپنی توہمات اور خوابون کی موافق

من غیر تحکیم الشرع فیھا فیقولون القلب اذا کان محفوظا مع الله تعالی یکون خواطره

بدون موافقت شرع کی عمل کیا کرین پہر یہہ کہتے ہین کہ دل جب اللہ کی طرف سے محفوظ ہوتا ہی تو اوسکی سب خطرات خطا سے

معصومة عن الخطاء وھذا من اعظم کید العدو فیھم لان الخواطر ثلثة انواع رحمانیة

بچی ہوئی ہوتی ہین اور یہہ اونکی حق مین دشمن کا بڑا ہی دہوکھا ہی کیونکہ خطرات تین طرح کی ہوتی ہین رحمانی

وشیطانیة ونفسانیة فلو بلغ الانسان ما بلغ من الریاضة والمجاھدة فمعه شیطانه

اور شیطانی اور نفسانی پہر انسان کیسی ہی ریاضت اور مجاہدہ کیا کرے پہ شیطان

ونفسه لا یفارقانه الی الموت والشیطان یجری منه مجری الدم والعصمة لیست

اور نفس اوسکی ساتھ ہی رہتی ہین مرتے دم تک جدا نہین ہوتے اور شیطان اوسمین ایسے پہرتا ہی جیسے بدن مین خون اور عصمت صرف

الا للرسل الذین ھم وسائط بین الله تعالی وبین خلقه فی تبلیغ امره ونھیه ووعده

انبیا صلوات اللہ علیہم کا خاصہ ہی جوکہ درمیان پاک پروردگار اور اوسکی خلقت کی واسطے ہین واسطے پہنچادینے امر اور نہی اور جزا

ووعیده ومن عداھم لیس بمعصوم ومن ظن انه یستغنی عما جاء به الرسول بما یلقی

اور سزا اور سوا انبیاء کی کوئی معصوم نہین ہی اب جو شخص یہہ خیال کرے کہ مجھکو احکام نبوی کی کچھ حاجت نہین مجھکو وہ ہی کافی ہی

فی قلبه من الخواطر فھو من اعظم الناس کفرا لان ما یلقی فی القلب یحتمل ان یکون من

جو دل مین خطرات آتی ہین سو وہ بڑا ہی کافر ہے اسلئے کہ دل مین جو خطرہ آتا ہی تو شاید کہ

القاء النفس او الشیطان فلا عبرة به ولا التفات الیه حتی یعرض علی ما جاء به الرسول

وہ نفس یا شیطان کی طرف سے آیا ہو پہر اوسکا کیا اعتبار ہی اور نہ اوسپر توجہ کہ احکام نبوی کی مقابل ہوسکے

ویشهد له بالموافقة اذ لیس کل ما یراه الانسان فی النوم والیقظة صحیحا بل قد تکون بعضه
اور اوسکی لئی موافقت کا شاہد چاہئی کیونکہ آدمی جو جو خواب یا بیداری میں معلوم کرتا ہی وہ سب درست نہیں ہو اکرتا بلکہ بعضی

من الخواطر النفسانیة وبعضه من الوساوس الشیطانیة وبعضه من الله تعالی بالهام
خطرات نفسانی　وبعضی وسوسہ شیطانی　ہوتی ہیں　اور بعضی اللہ کی طرف سی　بواسطہ

ملك الرؤیا فلابد من التمیز بین هذه الثلثة لیعلم ان ما یراه من ای نوع هو فاذا تعین
فرشتہ خواب کی بہی ہوتی ہیں پہر ان تینوں میں تمیز کرنی ضرور چاہیئی　جس سی معلوم ہو　کہ یہہ خطرہ کس قسم کا ہی　جب یہہ ثابت ہو جاوی کہ

انه من الله تعالی فلابد من عالم یعلم المراد منه فان المراد منه ان کان ظاهرا لا یحتاج
کہ اللہ کی طرف سی ہی　تب ایسا عالم چاہئی کہ اوسکی　مراد کو سمجھی　کیونکہ اوسکی مراد　اگر ظاہر ہی تو

الی التاویل بل انما یحتاج الی التنبیه وان کان غیر ظاهر یحتاج الی التاویل فیاول بتاویل
تاویل کی کچہہ حاجت نہیں بلکہ صرف تنبیہ کی حاجت ہی　اور اگر　مراد ظاہر نہیں ہی　تو تاویل کی حاجت ہی　پہر صحیح تاویل کرنی چاہئی

صحیح کما ان الکتاب والسنة لا شبهة فی کونهما من الله تعالی ورسوله لکن المراد منهما
چنانچہ　قرآن　اور حدیث　بلا شبہہ　اللہ　اور رسول کی کلام ہیں　پر　اونکی مراد

قد یکون ظاهرا فلا یحتاج الی التاویل وقد یکون غیر ظاهر فیحتاج الی التاویل وقد صرح
بعضی جگہہ ایسی ظاہر ہوتی ہی کہ تاویل کی کچہہ حاجت نہیں ہوتی　اور بعضی جگہہ مراد ظاہر نہیں ہوتی　تو وہاں تاویل کی حاجت پڑتی ہی اور

العلماء بان الهام وکذلك الرؤیا فی المنام لیس شیء منهما من اسباب المعرفة بالاحکام
علماء صاف کہہ چکی ہیں کہ الہام　اور ایسی ہی نیند کی خواب　ان دونو سی　معرفت احکام کی　حاصل نہیں ہوتی

خصوصا اذا خالف کل منهما کتاب الله وسنة رسوله علیه الصلوة والسلام فان عمر
علی الخصوص جبکہ　یہہ دونو　کتاب اللہ　اور سنت　رسول سی　برخلاف ہوں　حضرت عمر

بن الخطاب رضی الله عنه مع کونه سید الملهمین والمحدثین کان اذا وقع فی قلبه الخواطر لا یلتفت
بن الخطاب　رضی اللہ عنہ　باوجودیکہ اہل الہام　اور محدثین کی پیشوا تہی　تو بہی جب اونکی دل پر کوئی خطرہ آتا تو اوسپر توجہ

الیها ولا یحکم بها ولا یعمل بها حتی یعرضها علی الکتاب والسنة فهؤلاء الجهلة قد یری
نکرتی　اور نہ اوسپر یقین کرتی اور نہ اوسکی موافق عمل کرتی جب تک اوسکو کتاب اور سنت کی مطابق نکر لیتی　اور یہہ جاہل جب

احدهما ادنی شیء فیحکم فیه خواطره علی الکتاب والسنة ولا یلتفت الیهما والمحققون من
کوئی　ادنی بات معلوم کرتی ہیں تو اوسی پر اپنی خطرات کو پکا لیتی ہیں اور کتاب اور سنت کیطرف کچہہ توجہ نہیں کرتی　اور طریقت کی محقق

علماء الطریقة قد تمسکوا بالکتاب والسنة ووزنوا بهما افعالهم ومجاهداتهم ومکاشفاتهم
علماء　کتاب اور سنت ہی سی　سند لیتی تہی　اور اپنی افعال　اور مجاہدہ اور مکاشفات کو انسی　تول کر پورا کرتی تہی

فما وجدوه غیر موزون بهذین المیزانین وغیر ثابت بهذین الشاهدین لم یعتبروه ولم یلتفتوا
پہر جس عمل کو　ان دونو　ترازو یعنی کتاب سنت میں کم وزن پایا　اور ان دونو　شاہد عدل کی گواہی سی ثابت نہوا تو اوسکا اعتبار نہیں

الیه قال ابو سلیمان الدارانی ربما یقع فی قلبی نکتة من نکتة القوم فلا اقبلها الا بشاهدین عدلین
ابو سلیمان دارانی فرماتی ہیں　ایک نکتہ　اس قوم کی نکات میں سی اکثر میری دل میں آتا ہی　سو میں اوسکو بدون گواہی دو شاہد عدل

من الکتاب والسنة وقال ابو سعید الخراز کل باطن یخالفه الظاهر فهو باطل وقال ابو حفص
کتاب　اور سنت کی نہیں مانتا　اور ابو سعید　خراز کہتی ہیں　جو الہام ظاہر شرع کی برخلاف ہو　سو وہ باطل ہی　اور ابو حفص کبیر فرماتی ہیں

الکبیر

الکبیر من لم یزن افعاله واقواله واحواله بمیزان الکتاب والسنة ولم یتهم خواطره فلا تعدوه
جو شخص اپنی افعال اور اقوال اور احوال کو کتاب اور سنت کی ترازو مین نہ تولی اور اپنی دلکی خطروں کو بیجا نہجانی تو اوسکو

فی دیوان الرجال وقال ابو یزید البسطامی لو نظرتم الی رجل اعطی انواعا من الکرامات حتی تربع
مردوں مین شمار مت کرو اور ابو یزید بسطامی فرماتی ہین اگر تم ایک شخص کی طرح طرح کی کرامتین دیکھو اتنا کہ وہ ادہر مین

فی الهواء او مشی علی الماء فلا تغتروا به حتی تنظروا کیف تجدونه عند الامر والنهی وحفظ
پالتہی ماری بیٹہا ہو یا پانی پر پہرتا ہو تو بہی اوسکی فریب مین نہ آؤ جبتک یہہ نہ جانچ لو کہ امر اور نہی اور حفظ

الحدود واداء احکام الشریعة وقال الجنید البغدادی الطرق الی الله تعالی بعدد انفاس
حدود اور احکام شرعی مین کیسا ہی اور جنید بغدادی فرماتی ہین اسد کی طرف رستی اتنی ہین جتنی نفوس

الخلائق وکلها مسدودة علی الخلق الا علی من اقتفی اثر الرسول وحکی انه افتی بقتل الحلاج
خلقت کی اور وہ سب خلقت پر بند ہین بجز اوسکی جو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی پیروی کری اور کہتی ہین کہ جنید نی حلاج کی قتل کا

لاجل ما صدر عنه من قوله انا الحق فانظر ایها العاقل الطالب للحق ان هؤلاء الکرام مع
فتوی انا الحق کی کہنی پر دیا تہا اب ای ہوشیار حق کی طالب دیکہہ تو کہ ان تمام بزرگون نی با

کونهم عظماء مشائخ الطریقة وکبراء ارباب الحقیقة قد تمسکوا بالشریعة ولم یخالفوها
وجودیکہ طریقت کی بڑی بڑی مشایخ اور حقیقت کی بڑی بڑی بزرگ لوگ ہین کیسا شریعت سی تمسک کیا اور کسی بات مین

فی شیء اصلا فعلی هذا یجب علی العبد المشتغل بالذکر ان یتمسک بالشریعة فی جمیع اقواله
اصلا مخالفت نہین کی باین لحاظ شخص ذاکر شاغل پر واجب ہی کہ اپنی تمام اقوال اور افعال اور احوال مین شریعت سی تمسک

وافعاله واحواله ولا یخالفها فی شیء اصلا لکن ینبغی ان یعلم ان المؤثر النافع من الذکر هو الذکر
کیا کرین اور شریعت کی اصلا مخالفت نکیا کرین لیکن یہہ بہی سمجہہ لینا چاہی کہ ذکر موثر اور مفید وہ ہی جو

علی الدوام مع حضور القلب فاما الذکر مع ذهول القلب فهو قلیل الجدوی لان الذکر
ہمیشہ اور دائمی دلکی توجہ سی ہو اور جو ذکر دلکی غفلت کی ساتہہ ہوتا ہی وہ فائدہ خوب نہین دیتا کیونکہ ذکر کا

اوله واخره اوله یوجب الانس والحب واخره یوجبه الانس والحب والمطلوب ذلک الانس
ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا ابتدا مین ذکر سی محبت اور انس ہوتا ہی اور انتہا مین ذکر کو انس اور محبت پیدا ہوجاتی ہی اور مقصود یہہ ہی انس

والحب لان الذاکر فی ابتداء امره یکون متکلفا فی صرف قلبه عن الوساوس الی ذکر الله تعالی
اور محبت ہوتی ہی کیونکہ ذاکر اول حال مین تو اپنی دل کو بزور وتکلف وسوسون سی ہٹا کر ذکر کی طرف لگاتا ہی

فان وفق للمداومة انس به وانغرس فی قلبه حب المذکور وصار مضطرا الی کثرة ذکره
پہر اگر اوسکو مداومت کی توفیق ہوئی تو اوسی مانوس ہوجاتا ہی اور اوسکی دلمین وہ محبت جڑ پکڑ لیتی ہی اور کثرت ذکر کی طرف بیقرار ہوجاتا ہی

بحیث لا یصبر عنه لان من احب شیئا اکثر ذکره ومن اکثر ذکر شیء ولو تکلفا یقع فی
ایسا کہ ذرہ صبر نہین آتا کیونکہ جو شخص کسی شئ کو محبوب رکہتا ہی تو اوسکا ذکر بہت کیا کرتا ہی اور جو شخص کسی شئ کا ذکر بہت کرتا ہی اگرچہ تکلف سی ہو

قلبه حبه والحاصل ان اول الذکر یکون بالتکلف الی ان یثمر الانس بالمذکور والحب له ثم
اوسکی دلمین محبوب ہوجاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ابتداء مین ذکر تکلیف سی ہوتا ہی آخر کو ایسا مانوس اور محبوب ہوجاتا ہی کہ

یمتنع الصبر عنه فیصیر الموجب موجبا والثمر مثمرا ثم اذا حصل للذاکر الانس بذکر الله تعالی
اوس سی صبر دشوار ہوجاتا ہی پہر تو بالعکس یعنی عاشق معشوق ہوجاتا ہی اور طالب مطلوب پہر جب ذاکر کو یاد الہی سی محبت ہوجاتی ہی

الا بالحلة وعقد المحلة منهی عنه وصرح فیه اللعن ویکون هو الداعی فیه ویحتاج الی الصبر مع تمعکون قلبه متعلقا
اوسکا تدارک نہین ہوسکتا اور حلالہ کی ممانعت آئی ہی اسمین لعنت وارد ہوئی ہی اور اسمین یہہ ہی شخص باعث ٹہریگا اور مدت تک صبر کرنا پڑیگا ایسی حالت
بزوجة الغیر فیرجو ان یطلقها حتی تعود الیه بعد انقضاء عدتها وکل ذلک ثمرة الجمع وفی الواحدة یحصل المقصود من
مین کہ دل بیگانی جورو کی طرف لگا رہیگا اس امید پر کہ وہ کب طلاق دی کہ بعد عدت کی میری پاس آوی یہہ سب خرابیان تین طلاق کی ثمرہ ہین اور ایک طلاق
غیر محذور والثالث ان یتلطف فی تطلیقها من غیر عنف ولا استخفاف ویطیب قلبها بان یعطیها شیئا زائدا علی مهرها علی
سے مقصود حاصل ہوتا ہی اور تیسری یہہ کہ طلاق دینی مین لطف برتی زشتی اور تحقیر سی پیش نہ آوی اور اوسکا دل خوش کر دی اسطور کہ مہر کی سوا کچہہ اور بہی
طریقة المتعة وهی درع وخمار وملحفة عوضا عن ایحاشها والرابع ان لا یفشی سرها ثم ان طلقها علی مال وهو الخلع یکره له
بطور امداد و فائدہ کی اوسکو دیکا یعنی کرتا اور اوڑہنا اور لحاف یہہ وحشت دینی کا عوض ہی اور چوتہی اوسکا بہید نہ ظاہر کری پہر اگر اوسکو مال پر طلاق دی جو خلع
ان یاخذ ذلک المال ان کان النشوز من جانبه لانه اوحشها بالارسال فلا تزید فی ایحاشها باخذ المال وقد قال الله
کہلاتا ہی تو مرد کو وہ مال لینا مکروہ ہی اگر خاوند کی طرف سی بد مزاجی ہوئی ہی اسلئی کہ ایک تو طلاق دیکر ستایا یا پہر مال لیکر زیادہ نہ ستاوی اور بیشک اللہ تعالی فرماتا
وان اردتم استبدال زوج مکان زوج وآتیتم احداهن قنطارا فلا تاخذوا منه شیئا فانه تعالی نهی عن اخذ شیء
ہی اور اگر بدلا چاہو ایک عورت کی جگہ دوسری عورت اور دی چکی ہو ایک کو ڈہیر سا مال تو پہیر نہ لو اوسمین سی کچہہ کیونکہ اللہ تعالی تہوڑا لینی سی بہی منع کرتا ہی
یسیر من القنطار الذی هو المال الکثیر فضلا عن الکثیر وان کان النشوز من جانبها یکره ان یاخذ الزاید علی ما دفع
قنطار مین سی جو بہت مال ہوتا ہی بہت لینی کا تو کیا ٹہکانا اور اگر عورت کی طرف سی بد مزاجی ہو تو جتنا مہر ادا کیا ہی اوس سی زیادہ لینا مکروہ ہی
الیها من المهر ثم ان اکرهها علی الخلع والتزمت ان تعطیه مالا للخلاص منه او اسقطت ما علیه من المهر ونحوه لا کرضا
پہر اگر خاوند نی اوسپر خلع کی لئی زور کیا اور عورت نی ا. مال تسلیم کیا تاکہ اوسکی پنجہ سی بچی یا مہر وغیرہ اوسکی ذمہ سی ساقط کر دیا تو اسلئی
شرط فی لزوم المال وسقوطه والاکراه عدم الرضاء علی ما بین فی موضعه وان مات زوجها وارادت ان تکون فی
کہ مال لازم ہونی مین اور ساقط ہونی مین رضامندی شرط ہی اور اکراہ مین رضامندی نہین ہوتی چنانچہ اپنی جگہہ مین بیان ہوچکا ہی اور اگر اوسکا خاوند مر جاوی اور
الاخرة زوجته ینبغی لها ان لا تتزوج زوجا اخر لان المراة تکون فی الاخرة لاخر ازواجها علی ما روی ان ابا سفیان خطب
وہ بی بی یہہ آرزو کری کہ آخرت مین بہی اوسی خاوند کی بی بی ہوں تو اب دوسرا خاوند نہ کری کہ عورت آخرت مین پچہلی خاوند کی جورو ہوگی مطابق اس
ام الدرداء بعد وفات ابی الدرداء فابت وقالت سمعت ابا الدرداء یحدث عن النبی علیه السلام ان المراة لاخر
ام درداء سی بعد وفات ابو درداء کی نکاح کا پیغام بہیجا سو اوسنی نہ مانا اور جواب دیا کہ مینی ابو الدرداء سی سنا ہی کہ نبی علیه السلام سی روایت کرتا تہا کہ عورت آخرت
ازواجها فی الاخرة وقال لی ان اردت ان تکونی زوجتی فی الاخرة فلا تتزوجی بعدی وقیل هی فی الاخرة لاحسن ازواجها
مین پچہلی خاوند کی بی بی ہوگی اور مجکو وصیت کی ہی اگر تو چاہی کہ آخرت مین میری بی بی ہو تو میری بعد اور خاوند نکرنا اور کوئی کہتا ہی کہ عورت آخرت مین نیک
خلقا لما روی ان ام حبیبة زوجة النبی صلی الله علیه وسلم سالت النبی علیه السلام
خاوند کو ملیگی اسلئی کہ روایت ہی کہ ام حبیبہ نبی علیه السلام کی زوجہ نی النبی علیه السلام سی پوچہا
ان المراة تکون لها زوجان فلایهما تکون فی الاخرة فقال علیه السلام تخیر فتختار احسنهما خلقا معها ثم تمت
جس عورت کی دو خاوند ہوں تو آخرت مین کسکو ملیگی سو نبی علیه السلام نی فرمایا عورت کو اختیار ملیگا پس وہ اچہی کو پسند کریگی

خاتمة الطبع الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله والصلوة علی نبیه اشرف الکائنات
واکمل الموجودات محمد صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه اما بعد احقر العباد سبحان بخش عفی الله عنه ساکن قصبه شکارپور ضلع مظفر نگر عرض کرتا ہی
کہ کتاب مجالس الابرار جسکی حال مین مولوی شاه عبد العزیز صاحب قدس سره اپنی دست مبارک سی یہہ لکہتی ہین کتاب مجالس الابرار ومسالک الاخیار
فی علم الوعظ والنصیحة یتضمن فوائد کثیرة من باب اسرار الشرایع ومن باب الفقه ومن ابواب السلوک ومن ابواب رد البدع

والعادات الشنیعة لا علم لنا بحال مصنفه الا ما یکشف عنه هذا التصنیف ومن تدینه وتورعه وتفننه
فی العلوم الشرعیة ولنعم ما قیل لا تنظر الی من قال واسمع الی ما قال فانما یعرف الرجال بالحق لا الحق بالرجال واللہ اعلم
بالصواب والیه حسن العاقبة والمآل. تمت ردبدعتیں باشمل اور فن نصائح اور وعظ میں بے نظیر اور تحقیق حقائق دینی میں بے مانند اور تحریر
مسائل علمی میں لاثانی ویکتا ہے سبحان اللہ جو بات مصنف کی قلم سے نکلتی ہے سو دلیل آیات صریح اور جو مضمون اسکی زبان پر آتا ہے سو مبرہن باحادیث وروایات صحیح
کوئی مطلب ایسا نہیں جسکی سند آیت یا حدیث نہو کوئی ذکر ایسا نہیں کہ اوسکا حامی کسی بزرگ کا قول قدیم یا حدیث نہو نواب صاحب مستغنی عن الاوصاف جناب مولانا والمنا
مولوی حاجی محمد قطب الدین خان صاحب کو واسطے افاضۂ عام اور فیض تام کی اسکی ترجمہ کا خیال آیا کہ اس کتاب کی مضامین عام فہم ہو جاویں اور تمام صغیر وکبیر جو اردو
پڑھ سکتا ہو سب فیض اوٹھاویں اور اپنی تئیں کم فرصت دیکھکر کسی ناکارہ بیچمیز کو ارشاد فرمایا میں نے باوجود بے سامانی کی بفحوای المامور معذور ترجمہ لکھنا شروع کیا آخر سیوم
ربیع الثانی سنہ [illegible] ہجری میں لکھکر تمام کیا فالحمد للہ کا یروق النواظر ویسقی الغلیل ویشفی العلیل ویشحذ الاذہان ویحدد النواظر اور اسکا نام خزینة الاسرار
فی ترجمة مجالس الابرار تجویز کرکر جناب ممدوح کی خدمت میں پیش کیا مولانا صاحب نے ساری ترجمہ کو بالاستیعاب ملاحظہ فرمایا اور پسند کرکر اجازت طبع کی دی
اب ناظرین باصفا اور کاملین بے ریا سے امید ہے کہ بلحاظ اصلاح غور فرماکر دیکھیں اور بہ تعمق نظر مطالعہ کریں اور جہاں سقم پاویں اصلاح دیکر درست کردیں وما توفیقی
الا باللہ علیه توکلت والیه انیب ٥ **اشتہار** احقر العباد سبحان بخش مترجم مجالس الابرار کا صاحبان مطبع کی خدمت میں عرض کرتا ہے
کہ میں نے حق ترجمہ کتاب اپنی کا شیخ محمد حسین ولد حاجی غلام حسین عطار دہلوی سے لیکر اسکی طبع کا ہمیشہ کو مالک کردیا آیندہ کو کوئی صاحب بدون شیخ محمد حسین موصوف کی اجازت
اور رضامندی کی اسکی چھاپنے کا ارادہ نکریں میری اجازت اور رضامندی اصلا معتبر نہیں اب میں محمد حسین جو کہ حق مترجم کا دی چکا اور یہہ ترجمہ بصدق رجسٹری ہو چکا میری
کتاب کو حسب ضابطہ قانون یازدہم سنہ ۱۸۳۵ع بغیر اجازت میری کوئی نہ چھاپے نہیں تو بموجب اس قانون کی ثمرہ پاویگا فقط **صورة ما قرظه الفقیر محمد حسین**
صانه اللہ عن سوء وشین سجود الاقلام بارض حمد موجبة لعز الجباة وصفایح القلوب بنور ثنائه متسمة بسیماء العز والنجاة
صنیعته البدیعة تقلب اللیل والنهار ورحمته العمیمة تنزل علی مجالس الابرار وتهدی الفجار الی التوبة والندامة والاستغفار والصلوة والسلام
الاتمان من اللہ العزیز الرحمن علی من عرج منتهی القصر العلی فاستوی ثم دنی فتدلی خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع العصاة رحمة للعالمین
منشور افضاله المنتشر حول الثقلین صدر ارشاده معزز بخیام ورفعنا لك ذکرك وعلی آله وصحبه الباذلین فی سبیل اللہ واعلاء کلمة اللہ انفسهم
واموالهم وعلی الذین اتبعوهم باحسان واحسنوا اعمالهم **وبعد** فیقول العبد الحقیر محمد حسین الفقیر الراجی رحمة الغفار عفا اللہ عما هو مستخف
باللیل وسارب بالنهار یوم تکون سرابیل المجرمین من قطران وتغشی وجوههم النار هذا در منثور یلیق ان یدخر فی حقق الصدور وسراج یجاء
المحسنین الاخیار مصباح لمجالس المتقین الابرار نذیر عریان للغافلین مذکر مبین للناس کلهم اجمعین انیس نفیس للواعظین ریاض
ذات افنان وانهار للناصحین جواهر سنیة تصلح لاعناق عرس حفظ العلماء ویواقیت ثمینة تستاهل لترصیع تاج الوعاظ الاذکیاء اعنی
تحفة الاخیار الکتاب المستطاب المسمی بمجالس الابرار رحم اللہ من صنفه وجمعه والفه وجعل جنة الفردوس ماواه واوصله الی ما کان یتمناه
رضی اللہ عنه وارضاه هو الذی فی بیان الاوراد والتذکیر مغنی الواعظین وفی اداب الارشاد والترغیب والترهیب کاف للناصحین فما اعجب کتابه هذا
وما احسن وما شاء اللہ اودع فیه نادرات الزمن بحو البحت من الاذواق ویثبت السنة السنیة النبویة ویتمم حسن الاخلاق حوی من فوائد لم
لطیفه خلت عنه الاذهان ولم یزکان ودقیقة لم تنظره الاعیان لا یصنف مثله بمرور الدهور والزمن اذ فیه ما تشتهیه الانفس وتلذ
الاعین اکب علیه العلماء الفحول وکابر بعد کابر تلقاه بالقبول لا مریة فی کونه کافیا للواعظ ولا ریب فی ان استحضاره مغنی الحافظ ولعمری انه
لحری ان یرسم باقلام غصون الطوبی وجدیر بالکتابة علی ورق شمس الضحی لا بل علی خرقة الحور باقلام النور ینبغی ان تکون خطوطه شعاع
خیوط المسطر ویصرف فی مداده ماء السلسبیل والکوثر لکن لم یکن تیسیر المشتاقین لقلة النسخ فی دیارنا الآن لا اتمان کان عند احد لمن
یشار الیه بالبنان فتوجه عنان العنایة الحبر الاریب والفاضل الکامل الادیب العالم البارع ذو الباع الوسیع واقتسر المحسنة کاشف اللثام عن وجوه
المشکلات مزیل غواشی العربیة بالترجمة الهندیة المولوی المعنوی مولنا **سبحان بخش** الشکارپوری عظمه الرحمن وادامه
بالفیضان ففتح مغلقاته بالترجمة الهندیة باحسن ما یکون وسهل مقاماته بحیث یغبطه الناظرون اجاد غایة الاجادة فی بیانها

وبطیه

وضبطها علی حسب محاورات اهل اللسان ودرج نهایة البراعة فی حل لغاته مع اختصارها کالترجمة القلمیة للقرآن ثم عمد الیه عند کتابته للطبع بالنظر المکرر لان کل تکرر تقرر فجاء بحمد الله المستعان کما تهوی الانفس وتلذ به نوع الانسان بسط الله نوره فیض علینا علی المقتبسین مادام بقاء السموات والارضین فحقق المشتاقین بغیتهم ونیسر للطالبین منیتهم فبادروا الیه ایها المشتاقون لعلکم بعد ایام لا تجدون وقد تزین عند طبعه بکتابة کاتبه **محمد منصور علی** الیوسفی البشیری البرکزوی الحنفی عفی الله عنه المولی جعل الله الخلق منتفعا به انه قریب مجیب دعا وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب قطعه تاریخ **طبعه** جاءنا النور من مجار الطبع اعنی هذا الکتاب بالاسرار ینبغی ان یکون فی الآفاق کالسراج منزل الاخیار عام ختم یلیقه من ان اقرعه فهم مجالس الابرار

مزیل الاغلاط کتاب مجالس الابرار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ص	س	غ	ص	ص	س	غ	صحیح	صفحہ	س	غ	صحیح
۴	۳	سعادتمند	سعادتمندی	۴۳	۲۱	جمیع	بجمیع	۹۹	۲۰	جاتی ہے	جاتی ہو	۱۴۰	۲۳	مستیفضا	مستفیضا
۷	۱۳	احمق	احمق کا	۴۳	۱۷	لم یجز	لم یجیز	۱۰۱	۳۰	کی	سکی ہی	۱۴۱	۲۵	تدکر	نذکر
۱۰	۱۷	الظلمت	الظلمات	۳۹	۲۳	نورہم	نورہ	۱۰۲	۲۰	بنی کی	دینی کی	〃	۲۹	سوالبتہ	تو البتہ
〃	۲۰	وصولہا	اصولہا	۵۶	۳۳	نہوگا	نہوگا	۱۰۵	۹	دریافت کی	دریافت کرلی	۱۳۶	۱۶	احدہا	احدہ
۱۱	۳	کی	سی	۵۹	۱۶	پہلی میں	پہلی ہی	۱۰۶	۲۸	علم	الم	۱۴۹	۱۳	پیدا ہو	پیدا ہو
〃	۲۹	لاالحکام	لاحکام	〃	〃	رہگی	ہوگا	۱۱۳	۲۶	وجود	وجوب	۱۵۰	۲۱	الرخفة	الراقة
۱۳	۲۸	سزا	سزا کی	〃	۱۸	میں ہوتی	میں ہوتا	۱۱۵	۱	وہابالنظر	واما بالنظر	〃	۲۹	مشتقلۃ	مستقلہ
〃	۳۲	توجہ	توجہ	۶۰	۲	پہلی ہوگی	پہلی ہو	〃	۴	بکروشنی	بکروشنی	۱۵۱	۱۱	الذین	الذی
۱۴	۲	چاہتی	ہو	۶۳	۱۵	اللہ	اللہ	〃	۱۹	فقہا کی	فقہائے	۱۵۳	۲۸	معصیت	معصیت
〃	۱۵	الہام	الالہام	۶۷	۸	مسلرد	اصرار	〃	۱۳	تنظیم	بتفہیم	۱۵۴	۲۹	دنیا میں سی	دنیا کی
۱۵	۲۴	وصول مشکر	وصول سی کی	〃	۱۸	لاالہ اللہ	لا الہ الا اللہ	۱۱۶	۴	معجزہ	معجزی	۱۵۵	۱۰	وہ بھی	توجہ
〃	۳	تعلیف	تکلف	۶۹	۲	علیہ	علیہ السلام	〃	۱۵	والسفی	والشقی	〃	۳۰	اورچاہی	[illegible]
۱۶	۱۱	زلا	اذلا	〃	۱۷	اوما	وما	〃	۳۱	فیتحیل	فیتحول	〃	۳۲	[illegible]	[illegible]
۱۷	۳۰	وکردل	ذکرکادل	۷	۳۲	اسبابی	[illegible]	۱۱۸	۱۲	اورکیا ہو	[illegible]	۱۵۸	۸	[illegible]	[illegible]
۱۹	۱	ممن اوخلل	ممن یخل	۷۲	۵	[illegible]	[illegible]	۱۱۹	۳	یقربوا	تقربوا	〃	۱۴	پھرخت	پرجیب
۲۰	۳۲	ہوتی	ہے	۷۰	۲	رشوا	ضروری	〃	۱۹	حتہ	جہۃ	〃	۳۲	کمراہو	[illegible]
۲۳	۳۰	شخص	شخص حج	۷۸	۴	[illegible]	[illegible]	〃	۲۰	اسلام	[illegible]	۱۶۰	۵	فعل کی	فعل
۲۴	۳۱	لمرلفہ	لمزدلفہ	۷۹	۳۲	ثواب	ثواب	۱۲۱	۳	الموقف	الموافق	۱۶۲	۱۴	دوبہرا کرنگی	[illegible]
〃	〃	حکم	حکم ہی	۹۰	۱۸	کہ تینولیہ	کہ توبہ	۱۲۶	۹	زیادونا	زیادہ تا	〃	۱۷	سبیل	سبیلہ
۲۶	۴	طرف ہی	طرف سی ہی	۹۴	۳۰	دوحال	دونوحال	۱۳۰	۲۰	لوگ کم	لوگ علم سی کام	۱۶۴	۲۸	کم بخل	کمبخت
۳۳	۹	یقضی	یقتضی	۹۳	۱۸	کایہ ہی	کی ہے	۱۳۱	۱۰	انکسا رہی	[illegible]	۱۶۷	۸	پڑھیں	پڑھی
۳۶	۱۶	عقل	عقلی	〃	۲۰	ماضی ہی	ماضی کی	۱۳۴	۲۹	ہیکب	ہر یک کی	۱۶۸	۲۳	باجد	باخذ
۴۰	۱۷	بہم	لہ	〃	۳۲	کریگا	کریگی	〃	۳۱	انہ تقرر	الا تقرر	۱۶۹	۲۷	بیش نفس	بیس نفس
〃	۲۹	فی	فیہا	۹۴	۲۲	آبیشی	آتی	۱۳۴	۱۱	قولہ	قول	۱۷۱	۱۸	محرم	حرام